جناب علامہ یوسف جبریل

اسوہ حسنہ ﷺ

اسوہ حسنہ رسولِ مقبول ﷺ ہر مقام پر مسلمان کا رہبر ہے۔ دنیا میں کسی بھی پیغمبر کے حالاتِ زندگی اتنے واضح اور مکمل نہیں جتنے کہ رسولِ عربی ﷺ کے ہیں۔ بلکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حالات کا لوگوں کو بہت ہی کم علم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے جلیل القدر پیغمبر کے حالاتِ حیات لکھنے کے لئے نہایت ہی کم ' ناکافی اور بعض دفعہ غیر معتبر مواد حاصل ہوتا ہے۔ مگر یہاں یہ بات کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تئیس سال کی پیغمبرانہ زندگی کا ہر لمحہ گویا دورِ حاضر کی اصطلاح میں آٹو میٹک کیمرے کی آنکھ کے سامنے رہا ہے اور سارا پیغمبری دور ہی مصور ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ کے ہر قول ' ہر فعل ' آپ ﷺ کی ہر عادت ' ہر خصلت ' ہر حرکت ' حتیٰ کہ ہر جنبش کیمرے کے سامنے ہے۔ آپ ﷺ کھانا کیا کھاتے ' کیسے کھاتے ' کیسے شروع کرتے کیسے ختم کرتے؟ آپ ﷺ کپڑا کیسے پہنتے ' کیا پہنتے؟ آپ ﷺ چلتے کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ آپ ﷺ گفتگو کیسے کرتے؟ آپ ﷺ رنج و غم ' خوشی ' غصہ ' پسندیدگی ' ناپسندیدگی کا اظہار کیسے فرماتے؟ آپ ﷺ کی محفل کیسے ہوتی ' محفل میں رہنے کا انداز کیسا ہوتا؟ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تئیس سالہ دورِ نبوت میں واقعات کی کڑیاں اس طرح جڑی ہیں کہ ایک مکمل ریل تیار ہوجاتی ہے۔ اور پھر وہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات یا اقوال و افعال لکھنے کے ذمہ دار ہیں' ان کی حق پرستی اور راست گوئی کا یہ عالم ہے کہ فرشتے بھی اس مقام کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر وہ اصحاب اس نازک ترین معاملے میں ذرہ بھر طرفداری کرتے تو حضورِ اکرم ﷺ کے معجزوں اور کراماتوں کے اتنے انبار لگ جاتے کہ حضور ﷺ کی حقیقتی شخصیت دیکھنے والے کی نظروں سے اوجھل ہوجاتی۔۔ لیکن دوست تو دوست' دشمن کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ پیغمبرِ

اسلام ﷺ کے سوانح حیات قطعاً مبالغہ آرائی سے پاک ہیں۔ پس مبارک ہے یہ اسوہ حسنہ' اور مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اسے قلمبند کیا! ۔

"رحمت اللعٰلمین" آپ ﷺ کا جبہ ہے' اور خلقِ عظیم آپ ﷺ کا تاج ہے۔ صداقت اور امانت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کا تانا بانا ہے۔ خوش خلقی کا رنگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فطرتِ حسنہ میں جلوہ گر ہے۔ حق کا نورانی حلقہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک کے گرد جگمگ جگمگ کرتا ہے اور مغفرت کا سرور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کالی سرخ ڈوروں والی آنکھوں سے مترشح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجسم حق ہیں۔ آپ ﷺ زندہ قرآن ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو کرتے ہیں' تو جیسے پھول جھڑتے ہیں۔ آپ ﷺ تبسم فرماتے ہیں' تو دلوں کی فوج اسیرِ محبت ہوجاتی ہے۔ آپ ﷺ ادب سکھلانے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل سراپا ادب ہے۔ آپ ﷺ برتری کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں۔۔۔۔ جو بیٹھتے ہیں تو سب کے برابر' اور چلتے ہیں تو سب کے درمیان !۔۔۔۔ آپ ﷺ کی خاموشی میں ایک کائنات جذب ہے۔ آپ ﷺ کی گفتگو پھولوں کی ایک جنت ہے۔ آپ ﷺ کی محفل موتیوں بھرا دریا ہے۔ آپ ﷺ خاموشی اختیار فرماتے ہیں تو کائنات خاموش ہوجاتی ہے۔ آپ ﷺ تبسم فرماتے ہیں تو سدا بہار باغ کھل جاتے ہیں کہ فرشتے جن کی خوشہ چینی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اللہ کے کلام کے الفاظ کا جادو جگاتے ہیں تو کائنات مسحور ہوجاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افسردہ ہوتے ہیں' تو جہان افسردہ ہوجاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمزدہ ہوتے ہیں تو جہان آپ ﷺ کے ساتھ غمزدہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ تبسم فرماتے ہیں تو کائنات مسکراتی ہے۔ آپ ﷺ روتے ہیں تو کائنات روتی ہے۔ آپ ﷺ ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہیں' تو کائنات کانپتی ہے۔ آپ ﷺ پیکرِ عفو ہیں۔ آپ ﷺ مظہرِ رحمت ہیں۔۔۔۔ دوست پر رحمت فرماتے ہیں تو دشمن کو درگذر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ علم کے نورانی مینار ہیں' تو شفقت کے پھول ہیں۔ آپ ﷺ وعدہ کرتے ہیں تو ہر قیمت پر ایفاء کرتے ہیں۔ کوئی امر سخت ناپسندیدہ وقوع پذیر ہو تو سینہ بے کینہ میں رنجیدگی کا کچھ ایسا تموج پیدا ہوتا ہے کہ ابروؤں کے درمیان سے اٹھتی ہوئی وہ رگ' جو آپ ﷺ کی جبینِ مبارک سے مانگ تک جاتی ہے' پھول جاتی ہے۔۔۔ مگر یہ ناپسندیدگی ذات کے لئے نہیں' کسی اصول کے لئے ہوتی ہے۔

آپ ﷺ چلتے ہیں تو راستے میں ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کی خیریت پوچھ رہے ہیں اور شفقتیں فرما رہے ہیں۔ ایک بے چاری بڑھیا آپ ﷺ سے ہمکلام ہوتی ہے' تو بھی ٹھہر جاتے ہیں اور اس کی باتوں پر توجہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کے رفقاء میں سے ہر ایک یہی تاثر رکھتا ہے کہ آپ ﷺ سب سے زیادہ شفقت اسی پر فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ صادق اور امین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں سے مجبور ہو کر ہجرت فرماتے ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس ہدایت کے ساتھ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں کہ سب امانتیں لوگوں تک پہنچا کر ہجرت کریں۔ آپ ﷺ دشمنوں کے لئے بھی بدُعاء نہیں کرتے۔ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے بد دعاء کیجیے' تو آپ ﷺ فرماتے ہیں' میں بد دعاء کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ آپ ﷺ نے عمر بھر کسی کو جھڑکا نہیں' کسی سے تلخ کلامی نہیں کی ۔۔۔۔ بارہا بے پناہ سخاوت کے سبب زیر بارِ قرض ہوئے' قرض خواہوں سے ہمیشہ نرمی سے پیش آئے۔ بعض دفعہ کسی قرض خواہ کے ناواجب تقاضے اور نازیبا رویئے پر بھی نرمی ہی برتی۔۔۔۔ دن بھر وعظ فرماتے' فرد فرد کو اللہ کا پیغام پہنچاتے اور رات کو عبادتِ الٰہی میں اتنے مصروف ہوتے کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا۔۔۔۔ آپ ﷺ ہمیشہ دوسروں کی حاجت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کی غلامی کو آزادی پر ترجیح دی ہے۔ آپ ﷺ سنجیدہ اور باوقار طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ ﷺ کی طینت میں غم کا پہلو نمایاں ہے' مگر خوش خلقی کا یہ عالم ہے کہ بعض دفعہ نہایت ہی معصوم قسم کا مزاح بھی کر جاتے ہیں۔ سواری کے لئے سوالی سوال کرتا ہے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں تمہیں سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ سوالی پژمردہ ہو جاتا ہے' مگر تھوڑی ہی دیر میں ایک اچھا خاصا اونٹ سوالی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ سوالی حیرت میں پڑ جاتا ہے' حضور ﷺ فرماتے ہیں دیکھو' یہ اونٹنی کا بچہ نہیں تو اور کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غم اور ہر خوشی میں لوگوں کے شریک ہیں۔ بیماروں کی عیادت خود فرماتے ہیں اور ہر شخص کی پرسشِ احوال فرماتے ہیں۔ انصاف کے معاملے میں آپ ﷺ سخت مستحکم ہیں۔ انصاف کے ترازو میں اگر پلہ یہودی کا مسلمان کے مقابلے میں بھاری ہوتا ہے' تو فیصلہ یہودی کے حق میں کرتے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی تربیت کا ہی فیضان ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انسانیت کی تاریخ میں وہ مثالیں قائم کر گئے' جن کی مثال پیش کرنے سے دنیا جہان کی قومیں قاصر ہیں۔ دلیری اور جواں مردی آپ ﷺ کی ضرب المثل ہے۔

آپ ﷺ فقر کا نمونہ ہیں' فقر کو آپ ﷺ نے اپنا فخر کہا۔ اس لئے فقرا اپنے آپ پر جتنا فخر کرے' بجا ہے۔ آپ ﷺ یتیموں کے والی ہیں' محتاجوں کے دستگیر ہیں' مظلوموں کی داد رسی کرنے والے ہیں اور حق داروں کو حق دلانے والے ہیں۔ مکہ میں آپ ﷺ کے قیام کے دوران کعبہ میں قریش کی جماعت بیٹھی ہے' حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ سلم ایک طرف چادر اوڑھے بیٹھے ہیں---- یہ وہ زمانہ ہے جب مکہ کے اکثر لوگ آپ ﷺ کے منکر تھے اور آپ ﷺ کی دشمنی اور ایذا رسانی پر کمربستہ رہتے تھے ---- ایک پردیسی آتا ہے اور جماعتِ قریش سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے لوگو! میں پردیسی ہوں ' مظلوم ہوں' اس شہر میں میرا کوئی نہیں۔ میرے ساتھ ابو جہل نے اونٹوں کا سودا کیا' اونٹ مجھ سے لے لئے ہیں لیکن رقم نہیں دیتا ہے۔ کوئی آپ میں سے ہے جو مجھے میرا حق اس سے دلوائے ؟ جماعتِ قریش حضور اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ شخص ہے جو تمہیں تمہارا حق دلوا سکتا ہے۔ یہ سن کر وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا ہے اور فریاد کو دہراتا ہے ۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہتے ہیں۔ جماعتِ قریش دریافتِ حال کے لئے اپنے ایک آدمی کو بھیجتے ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوجہل کے دروازے پر دستک دیتے ہیں' ابو جہل اندر سے نمودار ہوتا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس آدمی کا حق اس کے حوالے کردو۔ ابو جہل کہتا ہے کہ مجھے اجازت دیں کہ میں اندر سے حق لاؤں؟ وہ اندر جاتا ہے پھر جلد ہی باہر آجاتا ہے اور آکر رقم حضور ﷺ کے حوالے کردیتا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ اس آدمی کو پیسے دے دیتے ہیں۔ جماعتِ قریش کا جاسوس یہ حال دیکھ کر واپس پہنچ کر ان کو اطلاع کردیتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ابو جہل بھی وہاں آجاتا ہے تو وہ اس کا سخت مذاق اڑاتے ہیں کہ تم اتنے بڑے بنتے ہو' محمد ﷺ جوں ہی تمہارے سامنے آئے تو تم نے فوراً پیسے نکال دیئے۔ ابو جہل کہتا ہے کہ قسم ہے کہ میرا ارادہ پیسے دینے کا نہیں تھا' مگر میں نے دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے اوپر سے ایک اونٹ اس غضبناک حالت میں منہ کھول کر لپکنا چاہتا تھا کہ مارے خوف کے میں بے حال ہوگیا۔ سو میں نے خیریت اسی میں سمجھی کہ پیسے واپس کردوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخرِ کائنات ہیں' فخرِ انبیاء و رسلؑ ہیں' انسانیت آپ ﷺ پر فخر کرتی ہے کہ آپ ﷺ انسانیت کی معراج ہیں۔ آسمان نازاں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبِ معراج کے لئے آسمان پر تشریف فرما ہوئے۔ زمین آپ ﷺ پر فخر کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے قدومِ میمنت لزوم سے اسے شرف بخشا۔ آپ ﷺ نے خاکیوں کے لئے جدوجہد ' جوشِ عمل ' اخلاص و محبت ' عزتِ نفس ' عدل و انصاف ' رحم و کرم ' عفوودرگذر ' صبر و شکر ' ضبط و تحمل ' سوزوگداز ' مروت و ہمدردی ' مہمان نوازی ' خاطر تواضع ' غیرت و خود داری ' الفت و شفقت ' فصاحت و بلاغت ' امن و سلامتی ' سکون و طمانیت ' فکر و نظر ' عصمت و پاکیزگی ' خوش خلقی ' حسنِ معاملت ' استقلال ' سلامتی ' سکون و طمانیت ' حبِ الٰہی ' حکمت و معرفت ' جرأت ایمانی اور غریب پروری کا وہ فقید المثال نمونہ پیش کیا اور قدسیوں کی نگاہ میں آپ ﷺ نے قاب قوسین کا قربِ ربانی حاصل کر کے خاکیوں کو وہ مقام بخشا کہ اس میں آپ ﷺ کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ آپ ﷺ انسانیت کے لئے ہر اچھی اور قابلِ تقلید بات کا نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ روشنی کا ایک جہان افروز مینار ہیں۔ زندگی کا کوئی صیغہ ' حیاتِ انسانی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کے لئے لائقِ تحسین مثال قائم نہیں کی۔ زندگی کا کوئی مسئلہ ' معاشرے کی کوئی مشکل ' فلسفے کی کوئی گتھی ایسی نہیں جس کا حل آپ ﷺ نے عملاً اور علماً پیش نہ کیا ہو۔ آپ ﷺ مثالی پیغمبر ' مثالی مجاہد ' مثالی مسفر ' مثالی میزبان ' اور مثالی مہمان ' مثالی آقا ' مثالی منصف ' مثالی مسئول ' مثالی رہبر ہیں۔ آپ ﷺ حالتِ نزع میں تھے ' استفسار پر معلوم ہوا کہ گھر میں دو دینار موجود ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دونوں دینار خیرات کردیئے جائیں۔۔۔ نامناسب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے ملاقات کریں تو اس حالت میں کہ دو دینار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوں۔۔۔۔ اللہ اللہ قلم تڑپتا ہے اور دل بے چارہ مچلتا ہے ' مگر تاب کسے ہے کہ منقبت آنحضرت ﷺ کی کہے ؟ کیا خبر کہ آفتاب عالم تاب ہمارے گھر کے علاوہ جہان کے کون کون سے گوشے کو منور کررہا ہے۔ آپ ﷺ انسانیت کے محسنِ اعظم ہیں۔ آپ ﷺ نے زمانہ نبوت میں جو پہاڑ مصائب کے برداشت کئے اور جو غم انسانیت کی بھلائی کے لئے اٹھائے ' کس کا دل گردہ ہے کہ انہیں بیان کرے؟ مدتیں گذر جائیں گی ' زمانے تمام ہوجائیں گے ' قیامت برپا ہوجائے گی۔ مگر انسانیت نہ ایسی ہستی پیدا کرسکی ہے ' نہ کرسکے گی!

—— آپ ﷺ پر لاکھوں درود و سلام!